

کام اسی کو کرنا چاہیے۔ کم از کم چار انگریزی روزنامے بہت ضروری ہیں جو مدراس لمبئی، کلکتہ اور دہلی سے شائع ہوں۔ یہ قوم کی اہم ترین خدمت بھی ہو اور ایک نفع بخش تجارت بھی۔ اس لئے اگر کام سلیقہ اور اخلاص کیا جائے تو ان چار اخبارات کا سروسامان ہو جانا چنداں مشکل نہیں۔

”صدیق اکبر“ نامی کتاب کہ ہندوستان اور پاکستان کے علمی اور اسلامی حلقوں میں جو مقبولیت و پذیرائی حاصل ہوئی اس کی وجہ سے پہلا ایڈیشن بہت دن ہوئے ختم ہو گیا تھا، لیکن دوسرے ایڈیشن کی اشاعت میں تاخیر اس لئے ہوتی رہی کہ کتاب میں متعدد غلطیاں رہ گئی تھیں جن کی طرف اہل علم نے توجہ دلائی تھی اس لئے نظر ثانی کی بڑی ضرورت تھی اور مصنف کی عدم فرصتی کے باعث اس کا موقع نہیں مل رہا تھا، بہر حال پہلے دنوں کسی نہ کسی طرح اس کا موقع نکالا گیا اور کافی غور اور توجہ سے نظر ثانی کا کام انجام کو پہنچا۔ اب امید ہے کہ کتاب کا دوسرا ایڈیشن ایک ڈیڑھ مہینہ میں پریس سے آجائیگا، اس دوسرے ایڈیشن میں اگرچہ رد و بدل کہیں کہیں ہے لیکن جتنا کچھ ہے وہ معنوی اور تحقیقی اعتبار سے اس درجہ و قیاس ہے کہ جن ارباب ذوق نے پہلا ایڈیشن خرید رکھا ہے ان کے لئے یہ دوسرا ایڈیشن خرید کرنا بارگراں نہ ہوگا۔ اس مرتبہ کوشش کی گئی ہے کہ کتاب، کتابت اور طباعت کی غلطیوں سے بھی حتی الامکان پاک ہو۔

اس سال ادارہ کی طرف سے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے سرکاری خطوط، تفسیر مظہری پارہ تبارک الذی و نعم (اردو) اور عروج و زوال کے الہی قوانین کے علاوہ امام غزالی کے فلسفہ اخلاق و تصوف پر ایک نہایت عمدہ ضخیم اور محققانہ کتاب شائع ہوئی ہے۔ یہ ڈاکٹر سید حسن صاحب شوق قادری کا وہ تحقیقی مقالہ ہے جو موصوف نے عثمانیہ یونیورسٹی حیدرآباد کے پی ایچ ڈی کی سند لینے کے لئے بڑی محنت و جانفشانی سے فاضل شہیر مولانا سید فضل اللہ شاہ صاحب سابق صدر شعبہ مذہب و ثقافت عثمانیہ یونیورسٹی کی نگرانی میں مرتب کیا تھا اور جو حضرات اس کے ممتحن تھے انہوں نے اس کی بڑی تعریف کی تھی۔ امام غزالی پر کتابوں کی کمی نہیں ہے۔ لیکن اس مقالہ کی بڑی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں امام غزالی کے فلسفہ اخلاق و تصوف کا تنقیدی جائزہ قرآن و حدیث اور متقدمین کے افکار و آرا کی روشنی میں لیا گیا ہے اور کسی بات کو صرف اس لئے قبول نہیں کیا گیا کہ وہ امام کے قلم سے نکلی ہے۔ اس بنا پر جو حضرات شخصیت پرستی کے عادی ہیں ممکن ہے انہیں کتاب سے